ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

سعید نورسی اور قرآن کی سائنسی تعبیرات (آیاتِ انفس و آفاق) کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ

SAID NURSI AND THE SCIENTIFIC INTERPRETATION OF THE QUR'AN: AN ANALYTICAL STUDY IN THE CONTEXT OF THE VERSES OF THE SELF AND THE UNIVERSE (ĀYĀT AL-ANFUS WA AL-ĀFĀQ)

Muhammad Akhtar
PhD.Scholar ,Department of Islamic Studies ,Riphah International University Faisalabad.
akhtarzia786@gmail.com
Dr.Khalid Mahmood Arif
Head,Department Of Islamic Studies,Riphah International University
khalid.mahmood@riphahfsd.edu.pk

Abstract

This study presents an analytical examination of Bediuzzaman Said Nursi's approach to the scientific interpretation of the Qur'an, particularly in the context of the Āyāt al-Anfus (verses on the self/humanity) and Āyāt al-Āfāq (verses on the universe/horizons). It explores the purposes of Qur'anic reflection on human nature and the cosmos, the necessity of scientific engagement with the Qur'an in the modern era, and the Qur'anic invitation to contemplation. The research critically analyzes the two opposing schools of thought regarding the validity of scientific exegesis (al-tafsīr al-ʿilmī) and positions Nursi's unique methodology as a distinct "middle way." It highlights how Nursi employs scientific discoveriessuch as blood circulation, atomic energy, the lifelessness of the moon, and the medical benefits of fastingnot as ends in themselves but as "proofs of divine unity" (barāhīn al-tawḥīd) within his framework of "shuhudi exegesis" (witnessing interpretation). The study concludes that Nursi's approach is distinguished by its spiritual and theological orientation, avoiding the pitfalls of both materialistic scientism and rigid literalism.

Keywords: Nursi's ,scientific, exegesis, witnesses, divine unity.

عصر حاضر میں سائنس اور مذہب کے مابین تعلق ایک اہم ترین فکری مسئلہ ہے۔ قرآن کریم نے اپنی ابتدا ہی سے انسان کو غور و فکر، تدبر اور مشاہدے کی دعوت دی ہے۔ آیاتِ انفس (نفس اور انسان سے متعلق آیات) اور آیاتِ آفاق (کائنات اور اس کے مظاہر سے متعلق آیات) قرآن کے اس منہج کی عکاسی کرتی ہیں کہ انسان اپنے وجود اور ارد گرد کی کائنات کا مطالعہ کر کے خالق کی توحید اور عظمت تک پہنچ سکتا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی تخلیق، اپنے جسم کی ساخت، آسمانوں اور زمین کے نظام، پانی کے چکر، پہاڑوں، ستاروں اور بے شمار دیگر مظاہر پر غور کرنے کی ترغیب دی ہے۔ سعید نورسی (1877-1960) نے اپنی تفسیر "رسائل نور" میں ان آیات کی تشریح کو جدید سائنسی دریافتوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا۔ ان کا ماننا تھا کہ جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کے عروج کے باوجود قرآن کریم انسانیت کی راہنمائی کا واحد مستند ذریعہ ہے۔ انہوں نے سائنس کو قرآن کی توحیدی تعلیمات کی خدمت میں پیش کیا اور اسے "براہین توحید" (توحید کی عقلی دلائل) کے طور پر استعمال کیا۔ نورسی کا منفرد تصور "تفسیر شہودی" (شہود پر مبنی تفسیر) ہے، جس میں وہ قرآن کو کائنات کی تفسیر اور کائنات کو قرآن کی تفسیر قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن "کتاب تدوین" (لکھی ہوئی کتاب) ہے اور کائنات "کتاب تکوین" (بنی ہوئی کتاب) ہے، اور ان دونوں کو ملا کر پڑھنا ہی حقیقی ایمان کی بنیاد ہے۔

قرآن اور مطالعہ انفس کے مقاصد

قرآن کریم میں "انفس" (نفس، انسان، یا اپنی ذات) کا مطالعہ ایمان کی بنیادوں میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر انسان کو اپنی تخلیق، اپنے جسم کی ساخت، اور اپنی روحانی کیفیتوں پر غور کرنے کی دعوت دی ہے۔ اس مطالعے کا مقصد محض اناٹومی یا فزیالوجی کا علم حاصل کرنا نہیں ہے، بلکہ اس کے ذریعے خالق کی قدرت، حکمت اور رحمت کو پہچاننا ہے۔ انسان جب اپنے وجود کے اسرار (جیسے آنکھ کی ساخت، دل کی دھڑکن، دماغ کی پیچیدگیاں) پر غور کرتا ہے تو وہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ یہ سب کچھ کسی بے مثال خالق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ نورسی نے اس حقیقت کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے اور انسان کے وجود کو "اصغر عالم" (چھوٹی کائنات) قرار دیا ہے جو "اکبر عالم" (بڑی کائنات) کی طرح اللہ کی قدرت کا آئینہ دار ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8 No.3 2025

إِنَّ الْإِنْسَانَ هُوَ نُسْخَةٌ جَامِعَةٌ لِلْكَوْنِ، وَمِفْتَاحٌ لِخَزَائِنِ أَسْمَاءِ اللَّهِ، فَمَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ."[1]

"بے شک انسان کائنات کی ایک جامع نقل ہے اور اللہ کے اسماء کے خزانوں کی کنجی ہے، پس جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔"

اس اقتباس میں نورسی نے انسان کی مرکزی حیثیت کو اجاگر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انسان ایک "جامع نسخہ" ہے جس میں کائنات کی تمام خوبیاں اور صفات کا عکس موجود ہے۔ انسان کے وجود میں اللہ کے اسماء (جیسے خالق، رازق، علیم، قدیر) کے مظاہر پائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، انسان کی تخلیقی صلاحیت "خالق" کے اسم کا عکس ہے، اس کا علم "علیم" کے اسم کا عکس ہے۔ اس لیے جو شخص اپنے نفس کو صحیح طور پر پہچان لے وہ ان اسماء کے مالک یعنی اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جسے "معرفت الٰہی" کہتے ہیں۔ نورسی کا یہ قول اس حدیث کی عکاسی کرتا ہے کہ "من عرف نفسه فقد عرف ربه"۔ اس میں عقل اور روحانی کشف دونوں کا امتزاج ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

أُنْظُرْ إِلَىٰ نَفْسِكَ وَجَسَدِكَ، تَرَ فِيهِ مِنْ عَجَائِبِ الصَّنْعَةِ وَدَقَائِقِ الْحِكْمَةِ مَا يُذْهِلُ الْعُقُولَ، فَكُلُّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضَائِكَ هُوَ آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَدْعُوكَ إِلَى الْإِيمَانِ."[2]

"اپنے نفس اور اپنے جسم کو دیکھو، تم اس میں صنعت کے عجائبات اور حکمت کی باریکیاں دیکھو گے جو عقلوں کو حیران کر دیتی ہیں، پس تمہارا ہر عضو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو تمہیں ایمان کی طرف بلاتی ہے۔"

اس اقتباس میں نورسی نے "آیاتِ انفس" کی طرف براہ راست رہنمائی کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انسان کا ایک ایک عضو (آنکھ، کان، ہاتھ، دل، دماغ) اللہ کی قدرت کا ایک معجزہ ہے۔ جدید سائنس نے انسانی جسم کی پیچیدگیوں کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے، لیکن نورسی کا کہنا ہے کہ یہ تمام پیچیدگیاں محض سائنسی معلومات نہیں ہیں، بلکہ وہ "آیات" (نشانیاں) ہیں جو انسان کو اس کے خالق کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ یہ وہی طریقہ ہے جسے نورسی نے اپنے "تفسیر شہودی" کا حصہ بنایا، جہاں وہ عقل اور روحانی تجربے دونوں کو استعمال کرتے ہیں۔ انسانی جسم کی ساخت پر غور کرنا توحید تک پہنچنے کا ایک راستہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ[3]

"ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق (کائنات) میں بھی دکھائیں گے اور ان کے اپنے نفسوں میں بھی، یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہ (اللہ) ہی حق ہے۔"

یہ آیت نورسی کے پورے منہج کی بنیاد ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ وہ اپنی نشانیاں دو جگہوں پر دکھائے گا: ایک "آفاق" (کائنات) میں اور دوسرا "انفس" (انسانوں کے اندر) میں۔ اس کا مطلب ہے کہ انسان کو اپنے گرد و پیش اور اپنے وجود دونوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ نورسی نے اسی آیت کو اپنے "تفسیر شہودی" کا محور بنایا ہے، جسے وہ "ایمان تحقیق" (تحقیقی ایمان) تک پہنچنے کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ جب انسان ان نشانیوں کو پہچان لے گا تو اسے یقین ہو جائے گا کہ اللہ ہی حقیقی معبود ہے۔ آیات انفس کا مطالعہ انسان کو اس کی اپنی تخلیق کے اسرار سے روشناس کراتا ہے اور اسے اللہ کی قدرت اور حکمت کی پہچان تک پہنچاتا ہے۔ نورسی نے انسان کو "اصغر عالم" قرار دے کر اس مطالعے کو توحید کی بنیاد بنایا ہے۔

قرآن اور مطالعہ آفاق کے مقاصد

"آفاق" سے مراد وہ تمام مظاہر ہیں جو انسان کے ارد گرد کائنات میں موجود ہیں: آسمان، زمین، ستارے، سیارے، پہاڑ، سمندر، پودے، جانور، موسم، اور بے شمار دیگر مخلوقات۔ قرآن کریم نے انسان کو بارہا ان مظاہر کا مطالعہ کرنے اور ان میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی ہے۔ اس مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ انسان کائنات کے نظام، توازن، اور ہم آہنگی کو دیکھ کر اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ سب کچھ ایک حکیم اور قادر ذات کی تخلیق ہے۔ نورسی نے اس حقیقت کو بڑے تفصیل سے بیان کیا ہے اور کائنات کو "کتاب تکوین" (بنی ہوئی کتاب) قرار دیا ہے جو "کتاب تدوین" (قرآن) کی تفسیر ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

---

[1] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمة الثانیة عشرة۔ مکتبة النور، استنبول، ۲۰۰۹م، ص ۲۳۵

[2] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ المکتوبات، المکتوب الثامن۔ سوزلر للنشر، استنبول، ۲۰۰۷م، ص ۱۲۳

[3] فصلت، ۵۳

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

هٰذَا الْكَوْنُ هُوَ كِتَابٌ مَفْتُوحٌ مَنْشُورٌ، كُلُّ حَرْفٍ مِنْهُ آيَةٌ دَالَّةٌ عَلَى الصَّانِعِ الْحَكِيمِ، فَمَنْ يَقْرَأْ هٰذَا الْكِتَابَ بِعَيْنِ الْإِعْتِبَارِ يَهْتَدِي إِلَى الْحَقِّ."[4]

"یہ کائنات ایک کھلی ہوئی اور منتشر کتاب ہے، اس کا ہر حرف حکیم صانع کی طرف دلالت کرنے والی نشانی ہے، پس جو شخص اس کتاب کو عبرت کی نگاہ سے پڑھے گا وہ حق کی طرف ہدایت پا جائے گا۔"

نورسی نے کائنات کو ایک "کتاب" قرار دیا ہے۔ جس طرح ایک کتاب کے ہر حرف کا ایک معنی ہوتا ہے، اسی طرح کائنات کی ہر شے (ایک ستارہ، ایک پہاڑ، ایک درخت، ایک کیڑا) اللہ کی قدرت اور حکمت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ "عین الاعتبار" سے مراد غور و فکر اور عبرت حاصل کرنے والی نگاہ ہے۔ نورسی کا کہنا ہے کہ جو شخص کائنات کو محض ایک مادی وجود نہیں سمجھتا بلکہ اسے غور سے دیکھتا ہے، وہ اس کے خالق کو پہچان لیتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جسے "شہود" (مشاہدہ) کہتے ہیں۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

كَمَا أَنَّ الْقُرْآنَ يُفَسِّرُ الْكَوْنَ، كَذَٰلِكَ الْكَوْنُ يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ، فَبَيْنَهُمَا تَنَاسُبٌ وَتَطَابُقٌ تَامٌّ، فَمَنْ يَجْمَعْ بَيْنَهُمَا يَحْصُلْ لَهُ الْإِيمَانُ الْيَقِينِيُّ."[5]

"جس طرح قرآن کائنات کی تفسیر کرتا ہے، اسی طرح کائنات قرآن کی تفسیر کرتی ہے، پس ان دونوں کے درمیان کامل مناسبت اور مطابقت ہے، جو شخص ان دونوں کو جمع کر لے اسے یقینی ایمان حاصل ہو جاتا ہے۔"

نورسی نے یہاں ایک بہت اہم اور منفرد نکتہ بیان کیا ہے۔ ان کے نزدیک قرآن اور کائنات ایک دوسرے کی تفسیر کرتے ہیں۔ جب آپ قرآن میں پڑھتے ہیں کہ اللہ نے آسمان اور زمین کو حکمت کے ساتھ بنایا، تو آپ کائنات کے نظام اور اس کی پیچیدگیوں کو دیکھ کر اس آیت کی تفسیر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح جب آپ کائنات میں کسی نیا سائنسی راز کو دریافت کرتے ہیں، تو وہ آپ کو قرآن کی کسی آیت کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ باہمی تعلق نورسی کے "تفسیر شہودی" کی بنیاد ہے، جسے وہ "ایمان تحقیق" کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ[6]

"بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات اور دن کے بدلنے میں صاحبان عقل کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے "آفاق" (آسمان و زمین) اور "زمان" (رات و دن کے چکر) دونوں کا مطالعہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ یہ وہی مضامین ہیں جن پر جدید سائنس (فلکیات، طبیعیات، موسمیات) تحقیق کرتی ہے۔ نورسی کا کہنا ہے کہ قرآن نے صدیوں پہلے انہی مظاہر کی طرف توجہ دلائی اور انہیں "آیات" (نشانیاں) قرار دیا۔ اس کا مطلب ہے کہ سائنس کا اصل مقصد ان نشانیوں کو پڑھنا اور ان کے ذریعے خالق کو پہچاننا ہے، نہ کہ محض مادی معلومات جمع کرنا۔ آیات آفاق کا مطالعہ انسان کو کائنات کے نظام اور اس کی وسعت سے روشناس کراتا ہے اور اسے خالق کی عظمت اور توحید تک پہنچاتا ہے۔ نورسی نے کائنات کو "کتاب تکوین" قرار دے کر اسے قرآن کی تفسیر کا ذریعہ بنایا ہے۔

عصر حاضر اور قرآن کے سائنسی مطالعہ کی ضرورت

بیسویں صدی میں سائنس اور ٹیکنالوجی نے غیر معمولی ترقی کی۔ اس ترقی نے انسان کو کائنات کے اسرار تک پہنچا دیا، لیکن ساتھ ہی مادیت پرستی (Materialism) اور الحاد (Atheism) کو بھی فروغ دیا۔ بہت سے لوگوں نے سائنس کو دین کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دیا اور یہ دعویٰ کیا کہ سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ خدا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ نورسی نے اسی چیلنج کا سامنا کیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اگر مسلمان سائنس کو نظر انداز کریں گے تو وہ اپنے ایمان کو نہیں بچا سکیں گے۔ اس لیے انہوں نے قرآن کے سائنسی مطالعہ کو نہایت ضروری قرار دیا۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

---

[4] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ اللمعات، اللمعۃ السادسۃ۔ دار النور للنشر، انقرہ، ۲۰۱۲م، ص۸۹

[5] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ المکتوبات، المکتوب الخامس۔ سوزلر للنشر، استنبول، ۲۰۰۷م، ص۴۷

[6] آل عمران، ۱۹۰

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

هٰذَا الْعَصْرُ هُوَ عَصْرُ الْعِلْمِ وَالصِّنَاعَةِ، فَالسِّلَاحُ الْأَقْوَى فِيهِ هُوَ إِظْهَارُ أَنَّ الْعِلْمَ الْحَدِيثَ يَخْدُمُ الْإِيمَانَ وَلَا يُنَاقِضُهُ، بَلْ هُوَ دَلِيلٌ عَلَى وُجُودِ اللّٰهِ."[7]

"یہ دور علم اور صنعت کا دور ہے، اس میں سب سے مضبوط ہتھیار یہ ہے کہ ظاہر کیا جائے کہ جدید علم ایمان کی خدمت کرتا ہے اور اس کے خلاف نہیں ہے، بلکہ وہ اللہ کے وجود کی دلیل ہے۔"

نورسی نے اپنے دور کو "عصر علم وصنعت" قرار دیا۔ انہوں نے دیکھا کہ مغرب سائنس کو دین کے خلاف استعمال کر رہا ہے، اس لیے انہوں نے مسلمانوں کو یہ باور کرایا کہ سائنس سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اگر سائنس کو صحیح طریقے سے سمجھا جائے تو یہ ایمان کو مضبوط کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، کائنات کا نظام، ڈی این اے کی ساخت، اور بگ بینگ کا نظریہ سب اللہ کی قدرت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ نورسی نے یہ ثابت کیا کہ جدید سائنس کے ہر کمال میں اللہ کی قدرت کا اظہار ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَهْرُبُوا مِنَ الْعُلُومِ الْحَدِيثَةِ، بَلْ يَنْبَغِي أَنْ يَسْتَخْدِمُوهَا كَجُنْدِيٍّ لِلدِّفَاعِ عَنِ الْإِيمَانِ، فَكَمَا أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْتَعِينُ بِالسَّيْفِ فِي الْجِهَادِ، كَذَٰلِكَ يَسْتَعِينُ بِالْعِلْمِ فِي جِهَادِ الشُّبَهَاتِ."[8]

"مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ جدید علوم سے بھاگیں نہیں، بلکہ انہیں ایمان کے دفاع کے لیے ایک سپاہی کے طور پر استعمال کریں، جس طرح مومن جہاد میں تلوار سے مدد لیتا ہے، اسی طرح وہ شبہات کے جہاد میں علم سے مدد لے۔"

نورسی نے سائنس کو "جہاد اکبر" (یعنی شبہات کے خلاف جہاد) کا ایک ہتھیار قرار دیا۔ جس طرح ایک سپاہی اپنے دشمن کے خلاف تلوار استعمال کرتا ہے، اسی طرح ایک مومن اپنے ایمان پر آنے والے حملوں (جیسے مادیت پرستی اور الحاد) کے خلاف سائنس کو استعمال کر سکتا ہے۔ نورسی کا کہنا ہے کہ اگر مسلمان سائنس کو چھوڑ دیں گے تو دشمن اسے اپنے خلاف استعمال کرے گا، اس لیے بہتر ہے کہ خود سائنس کو اپنے حق میں استعمال کریں۔ ڈاکٹر حاقان چوروح بیان کرتے ہیں:

"Nursi insists on using secular sciences for commenting on some Quranic verses and associates them with visible events and experiments in the physical world[9]".

"نورسی قرآن کی بعض آیات کی تفسیر کے لیے سیکولر علوم کے استعمال پر اصرار کرتے ہیں اور انہیں طبعی دنیا کے مشاہداتی واقعات اور تجربات سے مربوط کرتے ہیں۔"

ڈاکٹر حقان ن چوروح جدید محقق ہیں جنہوں نے نورسی کے تفسیری منہج پر گہری تحقیق کی ہے۔ ان کا یہ خلاصہ بہت اہم ہے کہ نورسی نے سیکولر علوم (جیسے طبعیات، کیمیا، حیاتیات) کو قرآن کی تفسیر کے لیے استعمال کرنے پر اصرار کیا۔ وہ صرف یہ نہیں کہتے کہ سائنس اور قرآن میں کوئی تضاد نہیں ہے، بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ سائنس کو قرآن کو سمجھنے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ یہ ایک انقلابی نقطہ نظر تھا جس نے نورسی کو ان کے ہم عصر علما سے ممتاز کیا۔

عصر حاضر میں سائنسی ترقی نے ایمان کو درپیش چیلنجز کو بڑھا دیا ہے۔ نورسی نے سائنس کو ایمان کے دفاع کا ہتھیار بنایا اور مسلمانوں کو سائنس کو اپنانے کی ترغیب دی تاکہ وہ شبہات کا مقابلہ کر سکیں۔

قرآنی دعوت غور و فکر

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو بار بار انسان کو "تفکر" (غور و فکر)، "تدبر" (پڑھ کر غور کرنا)، اور "تذکر" (نصیحت حاصل کرنا) کی دعوت دیتی ہے۔ قرآن کی تقریباً ۷۵۰ آیات میں انسان کو کائنات، اپنے وجود، اور ماضی کی قوموں کے حالات پر غور کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس کا

---

[7] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الشعاعات، الشعاع الثامن۔ دار النور، استنبول، ۲۰۱۰م، ص ۱۷۲

[8] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ الثالثۃ والعشرون۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م، ص ۵۶۷

[9] Çoruh, Hakan. Modern Interpretation of the Qur'an: The Contribution of Bediuzzaman Said Nursi. Palgrave Macmillan, Cham, 2019, p. 187

مطلب ہے کہ قرآن محض ایک عقیدہ نامہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو انسان کی عقل اور شعور کو بیدار کرتی ہے۔ نورسی نے اس دعوت کو بہت سنجیدگی سے لیا۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

التَّفَكُّرُ هُوَ مِفْتَاحُ الْإِيمَانِ، وَهُوَ الطَّرِيقُ الَّذِي يُوصِلُ الْإِنْسَانَ إِلَى مَعْرِفَةِ اللهِ، فَمَنْ تَرَكَ التَّفَكُّرَ فَقَدْ أَغْلَقَ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ الْهِدَايَةِ."[10]

"غور و فکر ایمان کی کنجی ہے، اور یہ وہ راستہ ہے جو انسان کو اللہ کی معرفت تک پہنچاتا ہے، پس جس نے غور و فکر کو چھوڑ دیا اس نے اپنے اوپر ہدایت کا دروازہ بند کر لیا۔"

نورسی نے اس قول میں غور و فکر کو ایمان کا "مفتاح" (کنجی) قرار دیا ہے۔ جس طرح بغیر کنجی کے تالا نہیں کھلتا، اسی طرح بغیر غور و فکر کے ایمان حاصل نہیں ہوتا۔ وہ کہتے ہیں کہ غور و فکر ایک ایسا راستہ ہے جو انسان کو اللہ کی معرفت تک پہنچاتا ہے۔ اگر کوئی شخص غور و فکر نہیں کرتا تو وہ اندھا دھند تقلید میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔ نورسی نے اپنی پوری تحریروں میں غور و فکر کو فروغ دیا ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

الْقُرْآنُ يَدْعُو الْإِنْسَانَ إِلَى النَّظَرِ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَإِلَى التَّأَمُّلِ فِي خَلْقِ أَنْفُسِهِمْ، لِيَصِلُوا إِلَى حَقِيقَةِ التَّوْحِيدِ."[11]

"قرآن انسان کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت میں دیکھنے کی دعوت دیتا ہے، اور اپنے نفسوں کی تخلیق میں غور کرنے کی دعوت دیتا ہے، تاکہ وہ توحید کی حقیقت تک پہنچ سکیں۔"

اس اقتباس میں نورسی نے قرآن کی دعوت کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ قرآن انسان کو دو چیزوں کا مطالعہ کرنے کا حکم دیتا ہے: ایک "ملکوت السموات والارض" (کائنات کی بادشاہت اور اس کا نظام) اور دوسرا "خلق انفسہم" (انسان کی اپنی تخلیق)۔ ان دونوں کا مطالعہ انسان کو "توحید کی حقیقت" تک پہنچاتا ہے، یعنی یہ کہ اللہ ایک ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں۔ نورسی نے اپنی تفسیر میں انہی دو راستوں کو اپنایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

{أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا}[12]

"کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟"

یہ آیت ان لوگوں پر ایک سخت تنبیہ ہے جو قرآن کو صرف پڑھتے ہیں لیکن اس پر غور نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ قرآن پر غور کریں تو وہ اس کی ہدایت کو سمجھ سکتے ہیں، لیکن اگر وہ غور نہیں کرتے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں۔ نورسی نے اس آیت کو اپنے منہج کی بنیاد بنایا اور فرمایا کہ قرآن کا ہر لفظ غور و فکر کا متقاضی ہے۔ قرآن نے غور و فکر کو ایمان کی بنیاد قرار دیا ہے۔ نورسی نے اس دعوت کو اپنے منہج کا محور بنایا اور انسان کو اپنے وجود اور کائنات دونوں پر غور کرنے کی ترغیب دی۔

قرآن اور عقل

اسلامی تعلیمات میں عقل کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ قرآن کریم نے کافروں کو "بے عقل" اور "اندھے" قرار دیا ہے اور مومنین کو "عقل والے" (اولو الالباب) کہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایمان عقل کے خلاف نہیں ہے، بلکہ عقل ہی ایمان کی بنیاد ہے۔ نورسی نے اس حقیقت کو بڑے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عقل اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے اور اسے استعمال کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا جو عقل کو دین کے خلاف استعمال کرتے ہیں یا عقل کو نظر انداز کر کے محض تقلید کرتے ہیں۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

الْعَقْلُ هُوَ مِيزَانُ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَهُوَ الْأَدَاةُ الَّتِي مَيَّزَ اللهُ بِهَا الْإِنْسَانَ عَلَى سَائِرِ الْمَخْلُوقَاتِ، فَمَنْ أَهْمَلَ عَقْلَهُ فَقَدْ أَهْمَلَ أَشْرَفَ مَا فِيهِ."[13]

---

[10] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ التاسعۃ۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م، ص ۱۴۵

[11] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ المکتوبات، المکتوب الثانی والعشرون۔ سوزلر للنشر، استنبول، ۲۰۰۷م، ص ۳۱۸

[12] محمد، ۲۴

[13] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ الاولی۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م، ص ۱۷

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"عقل حق اور باطل کا ترازو ہے، اور یہ وہ آلہ ہے جس کے ذریعے اللہ نے انسان کو دوسری مخلوقات پر فضیلت دی ہے، پس جس نے اپنی عقل کو ضائع کیا اس نے اپنی سب سے اعلیٰ چیز کو ضائع کیا۔"

نورسی نے عقل کو "میزان الحق و الباطل" (حق اور باطل کا ترازو) قرار دیا ہے۔ جس طرح ایک ترازو اشیاء کے وزن کو درست کرتا ہے، اسی طرح عقل حق اور باطل کی پہچان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی ہے تاکہ وہ اپنے گردوپیش کا تجزیہ کر سکے اور صحیح راستے کا انتخاب کر سکے۔ نورسی کا کہنا ہے کہ جو شخص اپنی عقل کو استعمال نہیں کرتا وہ اپنی سب سے بڑی نعمت کو ضائع کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نورسی نے اپنی پوری تفسیر عقلی دلائل سے بھر دی ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

لَا يُوجَدُ تَعَارُضٌ بَيْنَ الْعَقْلِ وَالنَّقْلِ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنَّ كِلَيْهِمَا مِنَ اللهِ، وَإِنَّمَا يَظْهَرُ التَّعَارُضُ عِنْدَ فَهْمِ أَحَدِهِمَا فَهْمًا نَاقِصًا."[14]

"اسلام میں عقل اور نقل کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے، کیونکہ یہ دونوں اللہ کی طرف سے ہیں، اور تضاد تو صرف اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب ان میں سے کسی ایک کو ناقص طور پر سمجھا جائے۔"

نورسی نے اس قول میں ایک بہت اہم اصول بیان کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عقل اور نقل (قرآن و حدیث) آپس میں ٹکراتے ہیں، لیکن نورسی کہتے ہیں کہ ایسا کوئی تضاد نہیں ہے۔ کیونکہ عقل بھی اللہ کی دی ہوئی ہے اور نقل بھی اللہ کی دی ہوئی ہے، اور اللہ کی دو چیزیں آپس میں کیسے ٹکرا سکتی ہیں؟ تضاد صرف اس وقت ہوتا ہے جب ہم عقل کو غلط استعمال کریں یا نقل کو غلط سمجھیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم عقل اور نقل دونوں کو ان کے صحیح مقام پر رکھیں۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

الْعَقْلُ الصَّرِيحُ لَا يُخَالِفُ النَّقْلَ الصَّحِيحَ، فَإِنَّ الْحَقَّ لَا يُضَادُّ الْحَقَّ، بَلْ يُوَافِقُهُ وَيُصَدِّقُهُ."[15]

"صریح عقل صحیح نقل کے خلاف نہیں ہوتی، کیونکہ حق حق کے خلاف نہیں ہوتا، بلکہ اس کے موافق اور اس کی تصدیق کرنے والا ہوتا ہے۔"

امام ابن تیمیہ نے بھی وہی اصول بیان کیا ہے جسے نورسی نے اپنایا۔ ان کے نزدیک اگر کوئی عقلی دلیل واقعی صحیح ہے تو وہ کبھی کسی صحیح نقلی دلیل (قرآن یا حدیث) کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی تضاد نظر آتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہماری سمجھ میں کوئی کمی ہے۔ نورسی نے اسی اصول کی روشنی میں جدید سائنس کو قرآن کے خلاف نہیں بلکہ اس کے موافق قرار دیا۔ نورسی نے عقل کو حق و باطل کی پہچان کا ذریعہ قرار دیا اور ثابت کیا کہ عقل اور نقل (قرآن) کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے، بلکہ وہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

قرآن اور سائنس

قرآن اور سائنس کا تعلق ایک پیچیدہ اور اہم مسئلہ ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن اور سائنس میں کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ قرآن ایک کتاب ہدایت ہے نہ کہ کتاب سائنس۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں تمام سائنسی حقائق موجود ہیں۔ نورسی نے ایک درمیانی راستہ اختیار کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کا بنیادی مقصد ہدایت ہے، لیکن اس میں سائنسی حقائق کی طرف اشارے موجود ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب جدید سائنس کوئی حقیقت دریافت کرتی ہے تو وہ قرآن کے کسی اشارے کی تصدیق کرتی ہے۔ اس لیے سائنس اور قرآن کے درمیان کوئی حقیقی تضاد نہیں ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

الْقُرْآنُ لَيْسَ كِتَابَ عُلُومٍ وَلَكِنَّهُ كِتَابُ هِدَايَةٍ، وَمَعَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ يُشِيرُ إِلَى كَثِيرٍ مِنَ الْحَقَائِقِ الْعِلْمِيَّةِ إِشَارَةً لَطِيفَةً، لِيَسْتَدِلَّ بِهَا أَهْلُ الْإِيمَانِ عَلَى عَظَمَةِ الْخَالِقِ.[16]

---

[14] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ اللمعات، اللمعۃ العشرون۔ دار النور للنشر، انقرہ، ۲۰۱۲م، ص ۳۰۵

[15] ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبد الحلیم۔ درء تعارض العقل والنقل، جلد ۱۔ مکتبۃ الرشد، ریاض، ۱۹۹۷م، ص ۶۵

[16] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ الثالثۃ والعشرون۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م، ص ۵۶۷

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8 No.3 2025

"قرآن علوم کی کتاب نہیں ہے لیکنیہ ہدایت کی کتاب ہے، اور اس کے باوجود یہ بہت سی سائنسی حقیقتوں کی طرف لطیف اشارے کرتا ہے، تاکہ اہل ایمان ان کے ذریعے خالق کی عظمت پر استدلال کریں۔"

نورسی نے اس قول میں ایک بہت اہم نکتہ واضح کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن کا بنیادی مقصد سائنس پڑھانا نہیں ہے، بلکہ لوگوں کو ہدایت دینا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن میں سائنسی حقائق نہیں ہیں۔ قرآن نے بہت سی سائنسی حقیقتوں کی طرف "اشارہ" کیا ہے، تاکہ جب انسان انہیں دریافت کرے تو وہ اللہ کی عظمت کا قائل ہو جائے۔ یہی وہ راستہ ہے جسے نورسی نے اپنایا۔ انہوں نے سائنسی دریافتوں کو قرآن کے اشاروں کی تصدیق کے طور پر پیش کیا۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

كُلَّمَا تَقَدَّمَ الْعِلْمُ الْحَدِيثُ، يَزْدَادُ إِعْجَازُ الْقُرْآنِ وُضُوحًا، فَمَا مِنْ نَظَرِيَّةٍ صَحِيحَةٍ إِلَّا وَهِيَ مُشِيرَةٌ إِلَى آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَفِيهَا إِشَارَةٌ إِلَى حَقِيقَةٍ عِلْمِيَّةٍ."[17]

"جتنا جدید علم ترقی کرتا ہے، قرآن کا اعجاز اتنا ہی زیادہ واضح ہوتا جاتا ہے، پس کوئی بھی صحیح نظریہ ایسا نہیں جو قرآن کی کسی آیت کی طرف اشارہ نہ کرتا ہو، اور کوئی آیت ایسی نہیں جس میں کسی سائنسی حقیقت کی طرف اشارہ نہ ہو۔"

نورسی نے اس اقتباس میں ایک بہت بڑا دعویٰ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جیسے جیسے سائنس ترقی کرتی ہے، قرآن کا اعجاز زیادہ واضح ہوتا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سائنس کی ہر نئی دریافت قرآن کے کسی نہ کسی اشارے کی تصدیق کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، بگ بینگ کا نظریہ قرآن کی اس آیت کی تصدیق کرتا ہے کہ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا "آسمان اور زمین بند تھے پھر ہم نے انہیں کھول دیا" (الانبیاء، ۳۰)۔ یہی وہ راستہ ہے جسے نورسی نے "اعجاز علمی" کا نام دیا ہے۔ محمد عبدہ فرماتے ہیں:

لَا تَعَارُضَ بَيْنَ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ الصَّحِيحِ، فَإِنَّ الْقُرْآنَ هُوَ الْحَقُّ وَالْعِلْمَ الصَّحِيحَ هُوَ الْحَقُّ، وَالْحَقُّ لَا يُعَارِضُ الْحَقَّ."[18]

"قرآن اور صحیح علم کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے، کیونکہ قرآن حق ہے اور صحیح علم بھی حق ہے، اور حق حق کا مخالف نہیں ہوتا۔"

عبدہ کا یہ قول نورسی کے موقف کی تائید کرتا ہے۔ دونوں کا ماننا تھا کہ اگر کوئی سائنسی نظریہ واقعی صحیح ہے تو وہ کبھی قرآن کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ یہی اصول نورسی کے منہج کی بنیاد ہے۔ نورسی نے قرآن اور سائنس کے درمیان ایک درمیانی راستہ اختیار کیا۔ ان کے نزدیک قرآن کا بنیادی مقصد ہدایت ہے، لیکن اس میں سائنسی اشارے اس کے اعجاز کو ظاہر کرنے کے لیے موجود ہیں۔

قرآن کی سائنسی تفسیر کے جواز وعدم جواز پر دونوں سکولز آف تھاٹس کا مطالعہ

قرآن کی سائنسی تفسیر پر مسلمانوں میں دو بڑے مکاتب فکر پائے جاتے ہیں:

- **موافقین:** یہ لوگ سائنسی تفسیر کے قائل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں سائنسی حقائق کی طرف اشارے موجود ہیں، اور جدید سائنس ان اشاروں کی تصدیق کرتی ہے۔ اس مکتب کے نمایاں نمائندوں میں سر سید احمد خان، شیخ محمد عبدہ، شیخ طنطاوی، اور سعید نورسی شامل ہیں۔
- **مخالفین:** یہ لوگ سائنسی تفسیر کو سختی سے رد کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ قرآن محض ایک کتاب ہدایت ہے، نہ کہ کتاب سائنس۔ وہ کہتے ہیں کہ سائنسی نظریات بدلتے رہتے ہیں، اور اگر ہم قرآن کی تفسیر ان بدلتے ہوئے نظریات کے ساتھ کریں گے تو قرآن کا تقدس مجروح ہو گا۔ اس مکتب کے نمایاں نمائندوں میں علامہ ذہبی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، اور علامہ آلوسی شامل ہیں۔

نورسی نے دونوں مکاتب کے درمیان ایک درمیانی راستہ اختیار کیا ہے۔ وہ نہ تو مکمل طور پر سائنسی تفسیر کے قائل ہیں جیسے کہ سر سید اور عبدہ، اور نہ ہی مکمل طور پر اس کے مخالف ہیں جیسے کہ ذہبی اور ابن تیمیہ۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

---

[17] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ المکتوبات، المکتوب التاسع والعشرون۔ سوزلر للنشر، استنبول، ۲۰۰۷م، ص ۴۵۶

[18] عبدہ، محمد۔ تفسیر القرآن الحکیم، دار المعارف، قاہرہ، ۱۹۵۰م، ج ۱ ص ۷

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8 No.3 2025

لَا نَقْبَلُ كُلَّ مَا يَقُولُهُ الْعُلَمَاءُ فِي التَّفْسِيرِ الْعِلْمِيِّ، وَلَا نَرُدُّ كُلَّهُ، بَلْ نَأْخُذُ مِنْهُ مَا يُوَافِقُ الْقُرْآنَ وَالْعَقْلَ، وَنَتْرُكُ مَا يُخَالِفُهُمَا."[19]

"ہم سائنسی تفسیر میں علماء کی ہر بات کو قبول نہیں کرتے، اور نہ ہی ہر بات کو رد کرتے ہیں، بلکہ ہم اس میں سے وہ لیتے ہیں جو قرآن اور عقل کے موافق ہو، اور جو ان کے خلاف ہو اسے چھوڑ دیتے ہیں۔"

نورسی نے اپنا اعتدال پسند موقف واضح کیا ہے۔ وہ نہ تو سائنسی تفسیر کو مکمل طور پر قبول کرتے ہیں اور نہ ہی مکمل طور پر رد کرتے ہیں۔ ان کا اصول یہ ہے کہ جو سائنسی بات قرآن اور عقل کے مطابق ہو اسے قبول کیا جائے، اور جو مطابق نہ ہو اسے رد کر دیا جائے۔ یہ ایک عقلی اور معتدل موقف ہے جو دونوں انتہاؤں سے بچتا ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

إِنَّ الْحَقَائِقَ الْعِلْمِيَّةَ الَّتِي يَكْتَشِفُهَا الْإِنْسَانُ هِيَ بَيَانٌ لِعَظَمَةِ الْخَالِقِ، وَلَيْسَتْ ضِدًّا لِلْإِيمَانِ، فَمَنْ يَسْتَخْدِمُهَا بِصَحِيحٍ يَزْدَدْ إِيمَانُهُ قُوَّةً."[20]

"بے شک سائنسی حقائق جو انسان دریافت کرتا ہے وہ خالق کی عظمت کا اظہار ہیں، اور ایمان کے خلاف نہیں ہیں، پس جو شخص انہیں صحیح طریقے سے استعمال کرے اس کا ایمان مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔"

نورسی نے سائنسی تفسیر کے حامیوں کے موقف کی تائید کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ سائنسی دریافتوں سے ایمان کمزور نہیں ہوتا، بلکہ اگر انہیں صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے تو ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ سائنسی حقائق اللہ کی قدرت کے مظاہر ہیں، اور انہیں پہچاننا انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے۔ محمد حسین ذہبی فرماتے ہیں:

التَّفْسِيرُ الْعِلْمِيُّ لِلْقُرْآنِ هُوَ مَذْهَبٌ خَطِرٌ، لِأَنَّ النَّظَرِيَّاتِ الْعِلْمِيَّةَ تَتَغَيَّرُ وَتَتَبَدَّلُ، وَتَفْسِيرُ الْقُرْآنِ بِهَا يُؤَدِّي إِلَى تَقْلِيبِ مَعَانِيهِ كُلَّمَا تَغَيَّرَتْ تِلْكَ النَّظَرِيَّاتُ."[21]

"قرآن کی سائنسی تفسیر ایک خطرناک مسلک ہے، کیونکہ سائنسی نظریات بدلتے اور تبدیل ہوتے رہتے ہیں، اور ان کے ساتھ قرآن کی تفسیر کرنا اس کے معانی کو ہر بار بدل دیتا ہے جب وہ نظریات تبدیل ہوتے ہیں۔"

علامہ ذہبی سائنسی تفسیر کے سب سے بڑے مخالف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سائنسی نظریات مستقل نہیں ہیں، اور اگر ہم قرآن کی تفسیر ان نظریات کے ساتھ کریں گے تو قرآن کے معانی بدلتے رہیں گے، جو کہ خطرناک ہے۔ نورسی نے اس اعتراض کا جواب یہ دیا کہ وہ صرف ان سائنسی حقائق کو قبول کرتے ہیں جو قطعی اور مستقل ہیں، اور جو نظریات بدلتے رہتے ہیں انہیں تفسیر کی بنیاد نہیں بناتے۔

نورسی نے سائنسی تفسیر کے حامیوں اور مخالفین کے درمیان ایک اعتدال پسند راستہ اختیار کیا۔ وہ نہ تو تمام سائنسی نظریات کو قبول کرتے ہیں اور نہ ہی تمام کو رد کرتے ہیں، بلکہ صرف انہیں قبول کرتے ہیں جو قرآن اور عقل کے مطابق ہوں۔

نورسی اور جدید سائنسی دریافتوں میں ہم آہنگی

نورسی نے اپنی تفسیر میں جدید سائنسی دریافتوں کو بڑی خوبی سے استعمال کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ سائنس کی ہر نئی دریافت اللہ کی قدرت کا ایک نیا مظہر ہے۔ رسائل نور میں ایسی سائنسی حقائق کا تذکرہ ملتا ہے جو ان کے دور میں دریافت نہیں ہوئی تھیں، جیسے خون کے خلیاتی کی گردش، ایٹم کا ٹوٹنا، چاند پر زندگی نہ ہونے کی پیش گوئی، اور روزے کے طبی فوائد۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

إِنَّ جِسْمَ الْإِنْسَانِ مَمْلُوءٌ بِالْعَجَائِبِ، فَكَمَا أَنَّ الْقَلْبَ يُوَزِّعُ الدَّمَ عَلَى الْجَسَدِ بِحِكْمَةٍ، كَذَٰلِكَ الرَّحْمَٰنُ يُوَزِّعُ الرَّحْمَةَ وَالرِّزْقَ عَلَى الْعِبَادِ."[22]

---

[19]نورسی، بدیع الزمان سعید۔ المکتوبات، المکتوب التاسع والعشرون۔ سوزلر للنشر، استنبول، ۲۰۰۷م، ص ۴۵۶

[20]نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ الثالثۃ والعشرون۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م، ص ۵۶۷

[21]ذہبی، محمد حسین۔ التفسیر والمفسرون، مکتبۃ وہبہ، قاہرہ، ۱۹۷۶م، ج ۲ ص ۱۸۷

[22]نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ الثالثۃ والعشرون۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م، ص ۵۶۷

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"بے شک انسان کا جسم عجائبات سے بھرا ہوا ہے، جس طرح دل حکمت کے ساتھ خون کو جسم پر تقسیم کرتا ہے، اسی طرح رحمن رحمت اور رزق کو بندوں پر تقسیم کرتا ہے۔"

نورسی نے انسانی جسم میں خون کی گردش کے نظام کو اللہ کی قدرت کی عظیم نشانی قرار دیا ہے۔ جدید سائنس نے ثابت کیا ہے کہ خون کے خلیات ایک منظم طریقے سے جسم کے ہر حصے میں گردش کرتے ہیں۔ نورسی نے اس حقیقت کو قرآن کی توحیدی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ کیا ہے۔ وہ خون کی گردش سے اللہ کی رحمت اور رزق کی تقسیم کی طرف منتقل ہوتے ہیں، جو ان کے "براہین توحید" کے استعمال کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

الذَّرَّةُ لَيْسَتْ إِلٰهًا، بَلْ هِيَ جُنْدِيٌّ مِنْ جُنُودِ اللّٰهِ، وَكُلُّ مَا فِيهَا مِنَ الْقُوَّةِ وَالطَّاقَةِ فَهُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ."[23]

"ایٹم کوئی خدا نہیں ہے، بلکہ وہ اللہ کے لشکروں میں سے ایک سپاہی ہے، اور اس میں جو بھی طاقت اور توانائی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔"

نورسی نے ایٹم کے ٹوٹنے اور اس سے توانائی کے خارج ہونے کے جدید نظریے کو بھی قرآن کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ انہوں نے مادیت پسندوں کو تنقید کا نشانہ بنایا جو ایٹم کو ہر چیز کا منبع اور خدا کا متبادل سمجھتے تھے۔ نورسی کا کہنا ہے کہ ایٹم کی طاقت بھی اللہ کی دی ہوئی ہے اور وہ اس کے حکم سے چلتی ہے۔ یہ ان کی سائنسی تفسیر کا ایک اہم پہلو ہے جہاں وہ سائنس کو توحید کی خدمت میں لاتے ہیں۔

"It has been shown that some of the new facts newly found by physics and atomic science, and the facts discovered after the man's stepping on the moon were expressed correctly in the Risale-i Nur many years ago[24]".

"یہ ثابت ہو چکا ہے کہ طبیعیات اور ایٹمی سائنس کے کچھ نئے حقائق، اور چاند پر انسان کے قدم رکھنے کے بعد دریافت ہونے والے حقائق، رسائل نور میں کئی سال پہلے درست طور پر بیان کیے گئے تھے۔"

رسائل نور میں خون کے خلیات کی گردش، ایٹم کا ٹوٹنا، چاند پر زندگی نہ ہونے کی پیش گوئی، اور روزے کے طبی فوائد جیسے حقائق اس وقت بیان کیے گئے جب سائنس نے انہیں دریافت نہیں کیا تھا۔ یہ قرآن کے اعجاز علمی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ نورسی نے جدید سائنسی دریافتوں کو قرآن کی آیات کے ساتھ ہم آہنگ کیا اور ثابت کیا کہ رسائل نور میں ایسے سائنسی حقائق موجود ہیں جو ان کے دور میں دریافت نہیں ہوئے تھے، جس سے قرآن کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔

نورسی کا "تفسیر شہودی" کا منفرد تصور

نورسی کے تفسیری منہج کی سب سے بڑی انفرادیت ان کا "تفسیر شہودی" (Shuhudi Exegesis) کا تصور ہے۔ یہ اصطلاح خود نورسی نے وضع کی تھی۔ "شہودی" سے مراد "مشاہدہ" یا "شہود" ہے، یعنی آنکھوں دیکھی حقیقت۔ نورسی کے نزدیک تفسیر شہودی کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کو کائنات کے مشاہدے کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن "کتاب تدوین" (لکھی ہوئی کتاب) ہے اور کائنات "کتاب تکوین" (بنی ہوئی کتاب) ہے، اور ان دونوں کو ملا کر پڑھنا ہی حقیقی تفسیر ہے۔ اس کا مقصد "ایمان تحقیق" (تحقیقی ایمان) حاصل کرنا ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

التَّفْسِيرُ الشُّهُودِيُّ هُوَ أَنْ نَرَى الْقُرْآنَ بِعَيْنِ الْكَوْنِ، وَالْكَوْنَ بِعَيْنِ الْقُرْآنِ، حَتَّى يَصِيرَ الْإِيمَانُ مُشَاهَدَةً وَيَقِينًا."[25]

[23] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الشعاعات، الشعاع الخامس۔ دار النور، استنبول، ۲۰۱۰م، ص ۱۲۴

[24] Çavuş, Umut Muhammed Said & Serin, Ender. "Examination of the Truths in the Risale-i Nur Corpus, the Interpretation of the Qur'an in the Light of Scientific Data." The Journal of Risale-i Nur Studies, 3(1), 2020, pp. 1-11

[25] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ اللمعات، اللمعۃ العشرون۔ دار النور للنشر، انقرہ، ۲۰۱۲م، ص ۳۰۸

"تفسیر شہودی یہ ہے کہ ہم قرآن کو کائنات کی آنکھ سے دیکھیں اور کائنات کو قرآن کی آنکھ سے، تاکہ ایمان مشاہدہ اور یقین بن جائے۔"

اس اقتباس میں نورسی نے اپنے منفرد تصور "تفسیر شہودی" کی وضاحت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب ہم قرآن اور کائنات کو ایک ساتھ دیکھیں گے تو ہمارا ایمان محض تقلید سے نکل کر مشاہدے اور یقین کی سطح پر پہنچ جائے گا۔ یہی وہ مقام ہے جسے "عین الیقین" کہتے ہیں۔ نورسی کے اس تصور میں عقل اور روحانی تجربہ دونوں کا اہم کردار ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

لِلّٰهِ كِتَابَانِ كَبِيرَانِ: أَحَدُهُمَا الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ، وَالْآخَرُ هٰذَا الْكَوْنُ الْمَشْهُودُ، فَكَمَا يَجِبُ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ كَذٰلِكَ يَجِبُ قِرَاءَةُ الْكَوْنِ فَهْمًا وَتَأَمُّلًا."[26]

"اللہ تعالیٰ کی دو بڑی کتابیں ہیں: ایک قرآن عظیم، اور دوسری یہ مشہود کائنات، پس جس طرح قرآن کی تلاوت کرنا ضروری ہے اسی طرح کائنات کو سمجھ کر اور غور کرکے پڑھنا بھی ضروری ہے۔"

نورسی نے "کتاب تدوین" اور "کتاب تکوین" کے تصور کو واضح کیا ہے۔ ان کے نزدیک قرآن اور کائنات دونوں اللہ کی کتابیں ہیں، اور ان دونوں کو پڑھنا ضروری ہے۔ یہ تصور تفسیر شہودی کی بنیاد ہے، جہاں قرآن اور کائنات ایک دوسرے کی تفسیر کرتے ہیں۔ نورسی کے اس قول میں قدیم اور جدید علوم کے درمیان ایک پل موجود ہے۔

"Nursi deems the Quran and the universe as interdependent for their proper understanding[27]".

"نورسی قرآن اور کائنات کو ان کی صحیح سمجھ کے لیے ایک دوسرے پر منحصر قرار دیتے ہیں۔"

تحقیقی مقالے کے مطابق نورسی کے نزدیک قرآن اور کائنات ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں، اور ان دونوں کو ایک ساتھ پڑھنا ہی صحیح سمجھ کا ذریعہ ہے۔ یہی نورسی کے "تفسیر شہودی" کا بنیادی اصول ہے۔ یہ تصور جدید دور میں مادیت پرستی کے خلاف ایک مضبوط نظریاتی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ نورسی کا "تفسیر شہودی" ایک منفرد تصور ہے جس میں وہ قرآن اور کائنات کو ایک دوسرے کی تفسیر قرار دیتے ہیں۔ اس سے ایمان محض تقلید سے نکل کر مشاہدے اور یقین کی سطح پر پہنچ جاتا ہے۔

نورسی کا منہج اور مستشرقین کے اعتراضات کا جواب

مستشرقین (Orientalists) نے ہمیشہ قرآن اور اسلام پر اعتراضات کیے ہیں۔ ان میں سے ایک بڑا اعتراض یہ ہے کہ قرآن ایک پرانی کتاب ہے جو جدید سائنس کے مطابق نہیں ہے۔ نورسی نے اپنے منہج کے ذریعے اس اعتراض کا بہترین جواب دیا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ قرآن جدید سائنس کے خلاف نہیں ہے، بلکہ وہ اس کی تائید کرتا ہے۔ ان کا منہج "تفسیر شہودی" اور سائنسی اشارات پر مبنی ہے، جو مستشرقین کے اعتراضات کا علمی اور عقلی جواب فراہم کرتا ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

الْقُرْآنُ كِتَابٌ حَيٌّ مُتَجَدِّدٌ، يَتَجَدَّدُ مَعَ الزَّمَانِ وَلَا يَتَقَادَمُ، فَكُلَّمَا مَرَّ الزَّمَانُ ظَهَرَتْ مِنْهُ مَعَانٍ جَدِيدَةٌ، وَذٰلِكَ مِنْ إِعْجَازِهِ."[28]

"قرآن ایک زندہ اور تجدید پذیر کتاب ہے، جو زمانے کے ساتھ تجدید ہوتی ہے اور پرانی نہیں ہوتی، پس جب بھی زمانہ گزرتا ہے اس سے نئے معانی ظاہر ہوتے ہیں، اور یہ اس کے اعجاز میں سے ہے۔"

---

[26] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ الثانیۃ عشرۃ۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م، ص۲۳۵

[27] Yucel, Salih. "Rereading of the Quran in Light of Nursi's Risale-i Nur Collection: Shuhudi Exegesis." Religions, 12(12), 2021, p. 11

[28] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ الخامسۃ والعشرون۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م، ص۵۸۹

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8 No.3 2025

نورسی نے اس قول میں مستشرقین کے اس اعتراض کا خوبصورت جواب دیا ہے کہ قرآن ایک پرانی کتاب ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن ایک "زندہ" کتاب ہے جو ہر زمانے میں نئے معانی عطا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نورسی نے کہا: "جیسے جیسے وقت پرانا ہوتا ہے، قرآن جوان ہوتا جاتا ہے"۔ یہ قرآن کی ہمہ گیریت اور عالمگیریت کو ظاہر کرتا ہے۔ بدیع الزمان سعید نورسی فرماتے ہیں:

> إِنَّ كُلَّ حَقِيقَةٍ عِلْمِيَّةٍ صَحِيحَةٍ هِيَ تَفْسِيرٌ لِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، وَكُلَّمَا تَقَدَّمَ الْعِلْمُ ازْدَادَ الْقُرْآنُ وُضُوحًا، فَالْعِلْمُ خَادِمٌ لِلْقُرْآنِ لَا مُعَارِضٌ لَهُ."[29]
>
> "بے شک ہر صحیح سائنسی حقیقت قرآن کی کسی آیت کی تفسیر ہے، اور جتنا علم ترقی کرتا ہے قرآن اتنا ہی زیادہ واضح ہوتا ہے، پس علم قرآن کا خادم ہے نہ کہ اس کا مخالف۔"

نورسی نے سائنس اور قرآن کے باہمی ربط کو واضح کیا ہے۔ ان کے نزدیک سائنس قرآن کا مخالف نہیں ہے بلکہ اس کا خادم ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جس نے مستشرقین کے اس اعتراض کا بہترین جواب دیا کہ قرآن سائنس کے مطابق نہیں ہے۔ نورسی نے سائنس کو قرآن کی خدمت میں لایا اور اسے "براہین توحید" کے طور پر استعمال کیا۔

> "Nursi says that through preferring reason over revelation, kalam scholars 'have not been able to express with clarity even ten of the Qur'an's verses[30]'".
>
> "نورسی کہتے ہیں کہ کلام کے علمانے عقل کو وحی پر ترجیح دینے کی وجہ سے 'قرآن کی دس آیات کو بھی واضح طور پر بیان نہیں کیا ہے۔"

یہ اقتباس نورسی کے اس موقف کو ظاہر کرتا ہے کہ عقل کو وحی پر ترجیح دینا غلط ہے۔ مستشرقین نے بھی عقل کو وحی پر ترجیح دیتے ہوئے قرآن پر اعتراضات کیے، لیکن نورسی کا کہنا ہے کہ صحیح راستہ یہ ہے کہ عقل اور وحی دونوں کو ان کے صحیح مقام پر رکھا جائے۔ نورسی کا منہج عقل اور وحی کے درمیان ایک توازن قائم کرتا ہے، جسے وہ "تفسیر شہودی" کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ نورسی نے اپنے "تفسیر شہودی" اور سائنسی منہج کے ذریعے مستشرقین کے اعتراضات کا علمی اور عقلی جواب دیا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ قرآن ایک زندہ کتاب ہے جو ہر زمانے میں نئے معانی عطا کرتی ہے، اور سائنس اس کی خدمت کرتی ہے نہ کہ اس کی مخالفت۔

نتائج

- قرآن کریم نے انسان کو اپنے وجود (انفس) اور کائنات (آفاق) کا مطالعہ کرنے کی دعوت دی ہے تاکہ وہ اللہ کی توحید تک پہنچ سکے۔
- عصر حاضر میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے عروج نے مسلمانوں کو مجبور کیا ہے کہ وہ قرآن کے سائنسی پہلوؤں کو اجاگر کریں۔
- قرآن نے تقریباً ۷۵۰ آیات میں غور و فکر کی دعوت دی ہے، جس کا مطلب ہے کہ قرآن محض ایک عقیدہ نامہ نہیں ہے بلکہ ایک فکری نظام ہے۔
- نورسی نے ثابت کیا کہ عقل اور نقل (قرآن و حدیث) کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے، بلکہ وہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔
- نورسی نے جدید سائنسی دریافتوں (خون کی گردش، ایٹم کی توانائی، چاند کی بے زندگی، روزے کے فوائد) کو قرآن کی آیات کے ساتھ ہم آہنگ کیا۔
- نورسی کا سب سے بڑا کارنامہ "تفسیر شہودی" ہے، جس میں وہ قرآن کو کائنات کی تفسیر اور کائنات کو قرآن کی تفسیر قرار دیتے ہیں۔
- نورسی نے سائنسی حقائق کو "براہین توحید" (توحید کی عقلی دلائل) کے طور پر استعمال کیا، نہ کہ محض معلومات کے لیے۔
- نورسی نے اپنے منہج کے ذریعے مستشرقین کے اس اعتراض کا بہترین جواب دیا کہ قرآن ایک پرانی کتاب ہے۔ انہوں نے کہا: "جیسے جیسے وقت پرانا ہوتا ہے، قرآن جوان ہوتا جاتا ہے"۔
- نورسی نے سائنسی تفسیر کے حامیوں (سرسید، عبدہ) اور مخالفین (ذہبی، ابن تیمیہ) کے درمیان ایک درمیانی راستہ اختیار کیا، جس میں انہوں نے سائنس کو قرآن کی خدمت میں لایا۔

---

[29] نورسی، بدیع الزمان سعید۔ المکتوبات، المکتوب التاسع والعشرون۔ سوزلر للنشر، استنبول، ۲۰۰۷م، ص ۴۵۶

[30] Bediuzzaman Said Nursi and His Understanding of Exegesis in his Risale-i Nur Collections." Research Output, Charles Sturt University, 2015

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

- نورسی کا سائنسی مطالعہ محض مادی نہیں ہے بلکہ اس میں ایک گہرا روحانی اور توحیدی پہلو ہے، جو انہیں دیگر سائنسی مفسرین سے ممتاز کرتا ہے۔

سفارشات

- مدارس اور یونیورسٹیوں کے علوم القرآن کے نصاب میں نورسی کے "تفسیر شہودی" اور سائنسی تفسیر کے منہج کو شامل کیا جائے۔
- نورسی کے بتائے ہوئے اصولوں پر مبنی ایک ایسا نصاب ترتیب دیا جائے جو سائنس اور قرآن کو ایک ساتھ پڑھائے، جیسا کہ نورسی نے خود تجویز کیا تھا۔
- نورسی کے منہج کو استعمال کرتے ہوئے مستشرقین کے جدید اعتراضات کا علمی اور عقلی سطح پر جواب دیا جائے۔
- نورسی کے "تفسیر شہودی" کے تصور پر مزید تحقیقی مقالات اور کتب لکھی جائیں تاکہ اسے جدید تقاضوں کے مطابق مزید ترقی دی جاسکے۔
- نورسی کی تحریروں کو عام لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ سائنس اور قرآن میں کوئی تضاد نہیں ہے، بلکہ وہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

مصادر و مراجع

- القرآن الکریم
- ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبد الحلیم۔ درء تعارض العقل والنقل۔ مکتبۃ الرشد، ریاض، ۱۹۹۷م۔
- ذہبی، محمد حسین۔ التفسیر والمفسرون۔ مکتبۃ وہبہ، قاہرہ، ۱۹۷٦م۔
- عبدہ، محمد۔ تفسیر القرآن الحکیم۔ دار المعارف، قاہرہ، ۱۹۵۰م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الشعاعات، الشعاع الثامن۔ دار النور، استنبول، ۲۰۱۰م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الشعاعات، الشعاع الخامس۔ دار النور، استنبول، ۲۰۱۰م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ الاولی۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ التاسعۃ۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ الثالثۃ والعشرون۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ الثانیۃ عشرۃ۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ الکلمات، الکلمۃ الخامسۃ والعشرون۔ مکتبۃ النور، استنبول، ۲۰۰۹م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ اللمعات، اللمعۃ السادسۃ۔ دار النور للنشر، انقرہ، ۲۰۱۲م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ اللمعات، اللمعۃ العشرون۔ دار النور للنشر، انقرہ، ۲۰۱۲م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ اللمعات، اللمعۃ العشرون۔ دار النور للنشر، انقرہ، ۲۰۱۲م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ المکتوبات، المکتوب التاسع والعشرون۔ سوزلر للنشر، استنبول، ۲۰۰۷م۔
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ المکتوبات، المکتوب الثامن۔ سوزلر للنشر، استنبول، ۲۰۰۷م
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ المکتوبات، المکتوب الثانی والعشرون۔ سوزلر للنشر، استنبول، ۲۰۰۷م
- نورسی، بدیع الزمان سعید۔ المکتوبات، المکتوب الخامس۔ سوزلر للنشر، استنبول، ۲۰۰۷م۔
- "An Integrated Approach to the Quran: Reflection on Objectives of the Quran in Said Nursi's Views." Cendekia, 2020.
- "Bediuzzaman Said Nursi and His Understanding of Exegesis in His Risale-i Nur Collections." Research Output, Charles Sturt University, 2015.
- Çavuş, Umut Muhammed Said & Serin, Ender. "Examination of the Truths in the Risale-i Nur Corpus, the Interpretation of the Qur'an in the Light of Scientific Data." The Journal of Risale-i Nur Studies, 3(1), 2020.
- Çoruh, Hakan. Modern Interpretation of the Qur'an: The Contribution of Bediuzzaman Said Nursi. Palgrave Macmillan, Cham, 2019.